الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول الله ﷺ انما الأعمال بالنيات

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داود راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

عباس رضی اللہ عنہما سے نکالا۔ اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مورتوں کی کراہت اور حرمت نکالی۔

١٠٥-بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : حَرَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْعَ الْخَمْرِ.

٢٢٢٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ)).

باب شراب کی تجارت کرنا حرام ہے۔

اور جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کا بیچنا حرام فرمادیا ہے

(٢٢٢٦) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے اعمش نے بیان کیا' ان سے ابو ضحیٰ نے' ان سے مسروق نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری حرام قرار دی گئی ہے۔

١٠٦- بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

٢٢٢٧- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللهُ: ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)).

[طرفه في: ٢٢٧٠].

باب آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟

(٢٢٢٧) مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے یحیٰی بن سلیم نے بیان کیا' ان سے اسماعیل بن امیہ نے' ان سے سعید بن ابی سعید نے' اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا' وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا' اس سے پوری طرح کام لیا' لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

١٠٧- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الْيَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلاَهُمْ، فِيهِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم۔ اس سلسلے میں مقبری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے

تشریح باب الجہاد میں یہ حدیث آ رہی ہے جس میں مذکور ہے کہ آپ نے بنو نضیر کے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ میں تم کو (تمہاری مسلسل غداریوں کی وجہ سے) مدینہ سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ اور تم کو اختیار دیتا ہوں کہ تم جائیداد بیچ سکتے ہو۔ اپنی زمینیں بیچ کر یہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ گویا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زمین کی بیع کو بھی عام اموال کی بیع کی مثل قرار دیا۔

قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ. فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ)). [راجع: ٥٥٧]

مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا۔ اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری ہم کو کم ملی۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ کیا میں نے تمہارا حق ذرہ برابر بھی مارا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں زیادہ دیتا ہوں۔

اس روایت میں گو یہ صراحت نہیں کہ نصاریٰ نے عصر تک کام کیا' مگر یہ مضمون اس سے نکلتا ہے کہ تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا۔ کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ہو گا۔ اس میں امت محمدیہ کے خاتم الامم ہونے کا بھی اشارہ ہے۔ اور یہ بھی کہ ثواب کے لحاظ سے یہ امت سابقہ جملہ امم پر فوقیت رکھتی ہے۔

١٠- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الأَجِيْرِ

باب اس امر کا بیان کہ مزدور کی مزدوری مار لینے کا گناہ کتنا ہے۔

٢٢٧٠- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((قَالَ اللهُ تَعَالَى: ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)).

[راجع: ٢٢٢٧]

(٢٢٧٠) ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے بیان کیا' ان سے اسماعیل بن امیہ نے' ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ بناٹھ نے کہ نبی کریم ﷺ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کا قیامت میں میں خود مدعی بنوں گا۔ ایک تو وہ شخص جس نے میرے نام پہ عہد کیا' اور پھر وعدہ خلافی کی۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی کو مزدور کیا' پھر کام تو اس سے پورا لیا' لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔

تشریح قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے اکثر مقامات پر اوصاف اہل ایمان بیان کرتے ہوئے ایفائے عہد کا وصف نمایاں بیان کیا ہے۔ پھر جو وعدہ اور قسم اللہ تعالیٰ کا پاک نام درمیان میں ڈال کر کیا جائے' اس کا توڑنا اور پورا نہ کرنا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ جس کے لئے قیامت کے دن خود اللہ پاک مدعی بنے گا۔ اور وہ غدار بندہ مدعی علیہ ہو گا۔ جس کے پاس کوئی جواب نہ ہو گا۔ اور وہ محض اس عظیم جرم کی بنا پر دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔ اس لئے ایک حدیث میں وعدہ خلافی کو نفاق کی ایک علامت بتلایا گیا ہے۔ جس کے ساتھ اگر آدمی خیانت کا بھی عادی ہو اور جھوٹ بھی اس کی گھٹی میں داخل ہو تو پھر وہ از روئے شرع محمدی پکا منافق شمار کیا جاتا ہے۔